اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر محمد یٰسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ

محبی ومخدومی علامہ پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمۃ اللہ علیہ

یاایتھاالناس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبدی وادخلی جنتی

کسی شخص کی مقبولیت اور محبوبیت کا صحیح اندازہ اس کی رحلت پر ہی ہوتا ہے جب لوگ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہوئے اس کے ساتھ اپنی قرابت تعلق واقفیت اور چاہت کا ذکر کررہے ہوتے ہیں اور اس کے بچھڑنے پر غم زدہ اور اندوہناک ہوتے ہیں اپنے دلی کرب کو بیان کرنے کے لئے مناسب الفاظ بھی نہیں ملتے اس سے بھی زیادہ بے چینی اور اضطراب کا منظر مخدومی علامہ پروفیسر عبدالجبار شاکر کی رحلت پر نظر آیا ہر شعبہ ہائے زندگی سے مردوزن بہت بے قرار تھے ان کا دکھ چہروں پر عیاں تھا اور ہر شخص مرحوم کے ساتھ اپنے قریبی تعلق دوستی کا قصہ بیان کررہا تھا ان کے حسن اخلاق مروت محبت کی کہانی سنارہا تھا بلاشبہ پروفیسر عبدالجبار شاکر ایسے ہی اوصاف حمیدہ کے حامل تھے آپ میں مومنانہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں اور آپ ایک آئیڈیل مسلمان' گفتار وکردار میں یکساں تھے۔

یوں تو مرحوم کے ساتھ عرصہ دراز سے تعلق خاطر تھا اور آپ کی مسحور کن گفتگو کئی مرتبہ سن چکا تھا میاں فضل حق کی وساطت میں ایک مرتبہ جامع مسجد امین پور بازار میں خطبہ جمعہ دینے تشریف لائے تو مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہوا مولانا عبدالواجد مرحوم امام جامع مسجد آپ کے خطبہ جمعہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہنے لگے کہ کیا آپ مستقل خطبہ جمعہ نہیں دے سکتے اس کے لیے میں ہر قیمت دینے کو تیار ہوں مگر پروفیسر صاحب نے نہایت استغنیٰ کے ساتھ فرمایا کہ میں آج میاں فضل حق کے حکم سے حاضر ہوا ہوں البتہ مستقل خطبہ شیخوپورہ ہی دونگا۔ میری شدید خواہش تھی کہ آپ کو جامعہ میں کسی خاص مناسبت پر دعوت خطاب دوں لہٰذا 1998ء میں اختتام صحیح بخاری شریف کے موقعہ پر میں نے آپ کو خصوصی دعوت دی جسے انہوں نے کمال محبت سے قبول فرمایا دینی مدارس میں غالباً یہ آپ کا پہلا پروگرام تھا اور اکثر اساتذہ اور طلبہ آپ سے ناواقف تھے۔ اشتہارات کے علاوہ لوگوں کی کثیر تعداد کو خصوصی دعوت دی گئی تاکہ آپ کے خطاب سے مستفید ہوسکیں بہر حال درس بخاری کے بعد آپ کا خصوصی خطاب ہوا۔ جس میں لوگوں کی

بڑی تعداد شریک ہوئی آپ نے حدیث کی اہمیت ضرورت فضیلت اور حجیت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی آپ کے ایک ایک جملے میں لوگ داد تحسین دے رہے تھے اور نہایت انہاک کے ساتھ مکمل خطاب سنا پینتالیس منٹ پر مشتمل آپ کا بیان لمحوں میں گزر گیا آپ کی مسجع مرقع اور مرتب گفتگو اردو ادب کا شاہکار تھی اس تقریب میں میر پور خاص سندھ سے کچھ مہمان تشریف لائے فرمانے لگے قیام پاکستان کے بعد پہلی مرتبہ اردو سننے کو ملی ہے کیا بیان تھا اور کیسی شاندار گفتگو تھی جو لوگ اس تقریب میں شریک تھے آج بھی اس کا تذکرہ نہایت لطیف انداز میں کرتے ہیں اس کے بعد آپ کی طلب میں بے پناہ اضافہ ہوا اور اکثر دینی مدارس اپنی تقریبات میں بلانے لگے اور ان کے خطاب کو بڑی چاہت کے ساتھ سنا جانے لگا۔ آپ بھی ہر دعوت کو بڑی محبت سے قبول فرماتے اور پورے خلوص کے ساتھ خطاب کرتے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ آپ کو بہت بڑی محبت تھی اور فرمایا کرتے کہ یہ ہمارے اسلاف کی حسین یادگار ہے یہاں آ کر ان کی خوشبو محسوس کرتا ہوں اور مجھے روحانی آسودگی حاصل ہوتی ہے جامعہ کی دعوت کو تمام پروگراموں پر مقدم رکھتے اور سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے جامعہ کو رونق بخشتے تھے لاتعداد مرتبہ آپ نے جامعہ میں قدم رنجہ فرمایا اور ہر مرتبہ منفرد انداز میں خطاب کیا گذشتہ سال عشرہ آگاہی سیرت کے موقعہ پر آپ کو دعوت دی تو فرمانے لگے کہ میں سر کے بل چل کر آؤنگا کیونکہ ایک تو جامعہ نے مجھے اس قابل سمجھا اور دوسرا سیرت کا موضوع میری سب سے بڑی کمزوری ہے اور عشرۃ آگاہی سیرت میں حاضری میرے لئے باعث سعادت ہے آپ تھرپارکر ضلع میں سرکاری ذمہ داری کے لیے گئے ہوئے تھے لیکن جامعہ کے پروگرام کے لیے طویل سفر طے کر کے پہنچ گئے سیرت آپ کا پسندیدہ موضوع تھا اور اس موضوع پر آپ کی معلومات اور مطالعہ کا احاطہ ممکن نہیں ہے آپ کی لائبریری بیت الحکمت میں ایک منزل صرف سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف ہے اور سیرت پر ہزاروں کتب موجود ہیں جامعہ میں آپ کا کلیدی اور یادگار خطاب ہوا جس کی لذت آج بھی محسوس ہو رہی ہے۔

آپ لاہور سے اسلام آباد تشریف لے گئے تب بھی یہ رابطہ منقطع نہ ہوا ہفتہ میں ایک دو بار بذریعہ فون رابطہ ہوتا میں اسلام آباد جاتا تو ملے بغیر واپس نہ آتا۔ دو دفعہ فیصل مسجد میں آپ کا خطبہ سننے کا موقعہ ملا آپ کا انداز اور اسلوب بہت منفرد تھا جس سے لوگ بہت متاثر ہوتے فیصل آباد تشریف لاتے تو فون پر خبر دیتے اور ملاقات کی خواہش کا اظہار کرتے اور گھنٹوں گفتگو ہوتی۔

آپ بہت ہی حساس اور درد دل والے انسان تھے پاکستان کے موجودہ حالات سے کافی دل گرفتہ تھے اور اپنی تشویش کا اظہار فرماتے دہشت گردی اور تخریب کاری کے اسباب پر مدبرانہ رائے کا اظہار فرماتے اور اس کے حل کے لئے نہایت قیمتی اور قابل عمل تجاویز دیتے۔

علامہ اقبال کے تو شیدائی تھے ان کے کلام کے حوالے اکثر دیا کرتے خاص کر علامہ مرحوم کی فارسی شاعری سے بہت استفادہ کرتے اور نہایت خوبصورت استدلال کے ساتھ پیش کرتے میں نے ایک دن اس خواہش کا اظہار کیا کہ علامہ اقبال کی فارسی شاعری سے ہم ناواقف ہیں چونکہ فارسی نہیں آتی آپ ہمیں پڑھا دیں جامعہ کے تمام اساتذہ اس کلاس میں شریک ہونگے کہنے لگے یہ تو بڑی اچھی تجویز ہے ایسے عمدہ شاگرد کسے میسر آئیں گے گرمیوں کی تعطیلات میں پروگرام بنائیں گے لیکن "بسا آرزو کہ خاک شد" کے مطابق یہ حسرت دل میں رہی۔

کتب بینی اور مطالعہ آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا سفر حضر میں ایک بیگ آپ کے ہاتھ میں ہوتا اور اس میں پسند کی کتب ہوتیں اور اس کو پڑھتے اہم جگہوں کو نشان زدہ کرتے تھے پسندیدہ جملے یا خوبصورت محاورے اور اقتباسات ڈائری میں نوٹ کرتے جس کا حوالہ اپنی تحریر اور تقریر میں دیتے آپ کی گفتگو میں دلائل کی بھرمار ہوتی تھی اور ایک ایک موضوع پر بیسیوں کتب کے حوالے شامل ہوتے تھے کتاب سے بڑا پیار تھا جہاں کوئی اچھی کتاب مل جاتی فوراً خرید لیتے تھے اسی جذبہ صادقہ سے آپ نے ایک مثالی اور شاندار لائبریری کی بنیاد ڈالی اور اس کا نام بیت الحکمت رکھا جو آپ کا بہترین صدقہ جاریہ ہے جس سے اہل علم استفادہ کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تفسیر حدیث اور سیرت پسندیدہ مضامین تھے اور اس پر گفتگو کرتے ہوئے شرح صدر حاصل ہوتا وقت کے بہت پابند تھے اور ان لوگوں پر ہمیشہ تاسف کا اظہار فرماتے جو وقت کا ضیاع کرتے ہیں اس سے کسی بھی پروگرام یا تقریب میں جانے سے پہلے وقت کے بارے میں دریافت کرتے اور پابندی وقت کی تلقین کرتے اپنا خطاب بھی وقت کی مناسبت سے ترتیب دیتے۔

برصغیر کی تحریک آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں خوبصورت مماثلت بیان کرتے اور ان علماء قائدین' زعماء اور کارکنان کا دلنشین تذکرہ کرتے جنہوں نے اپنی زندگیاں تحریک آزادی کے لئے وقف کیں شاہ اسمٰعیل شہید اور سید احمد شہید کی جدوجہد کو برصغیر کی آزادی کا نکتہ آغاز قرار دیتے۔

جامعہ سلفیہ کی طرف سے گرمیوں میں علاقہ گلیات میں سمر کیمپ کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اس میں

جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ ممتاز علماء اور سکالرز کو بھی شرکت کی خصوصی دعوت دی جاتی اور بارہا پروفیسر عبدالجبار شاکر بطور مہمان شریک ہوتے اور اپنے خطابات کے جوہر دکھاتے ایک سال آپ نے بالاکوٹ کانفرنس کے موقعہ پر خطبہ ارشاد فرمایا اس اجتماع میں تمام مکاتب فکر کے ہزاروں لوگ شامل تھے آپ نے تحریک آزادی اور شہیدین کے کارناموں کا ایسا تذکرہ کیا کہ ہر آنکھ اشک بار تھی آپ نے شاہ اسمٰعیل شہید کی دعوت اور ان کے اخلاص پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ جامعہ مسجد دہلی میں آپ کا درس تھا دور دراز سے لوگ تشریف لائے آپ نے نماز عشاء کے بعد خطاب فرمایا درس ختم ہوا تو لوگ چلے گئے اور آپ بھی جامع مسجد کی سیڑھیوں سے نیچے آرہے تھے کہ ایک بوڑھا ہانپتا کانپتا سیڑھیوں پر آپ سے ملا اور پوچھنے لگا کہ آج مولوی اسماعیل کا درس تھا کیا وہ درس شروع ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ درس تو ختم ہو چکا ہے البتہ میں وہ درس سنا ہے اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو سنا سکتا ہوں بوڑھا بہت خوش ہوا اور آپ اسے لیکر مسجد میں بیٹھ گئے اور پورے اہتمام کے ساتھ وہی درس دہرادیا۔

لوگ آواز سن کر جمع ہوئے اور آپ کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے کہ ایک شخص کی خاطر پورا درس دوبارہ دیا جس پر وہ بوڑھا بھی حیران ہوا آپ نے فرمایا کہ میرا مقصد دین کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا ہے کہ یہ شخص لمبی مسافت کے بعد وہاں پہنچا ہے اس کی چاہت اور خلوص کی بنا پر میں نے یہ درس دوبارہ دیا ہے۔

آپ بھی اسلاف کا بہترین نمونہ تھے بہت سادہ مگر صاف ستھرے اجلے کپڑے زیب تن کرتے رفتار میں وقار اور گفتگو میں بلا کا امتیاز ہوتا خلوص اور للّٰہیت کی اعلیٰ مثال تھے طمع لالچ سے کوسوں میل دور تھے چھوٹے بڑے سب کو خندہ پیشانی سے ملتے اور ایسے خیریت دریافت کرتے کہ گویا برسوں سے جان پہچان ہو۔

میاں فضل حق اور ان کے خاندان کے ساتھ گہرے مراسم تھے میاں صاحب کی زندگی میں بہت سے پروگرام باہمی مشاورت سے ترتیب دیتے اور خود شریک ہوتے میاں فضل حق کی رحلت کے بعد آپ نے یہ مراسم ختم نہ کئے بلکہ میاں نعیم الرحمٰن کے ساتھ خصوصی تعلق قائم کیا اور ان کی دینی تعلیمی سماجی خدمات پر حوصلہ افزائی فرماتے اور مزید شوق پیدا کرتے

نیکی اور بھلائی کے کاموں میں شرکت کرتے کسب حال ہی میں شاکر صاحب سیرۃ البخاری کو ازسر نو شائع کیا تو میاں نعیم الرحمٰن کو بھی اس کار خیر میں شریک کیا جس کا برملا اظہار کتاب کے صفحہ اول میں

کیا میاں نعیم الرحمٰن بھی ان سے دلی محبت کرتے اور دل وجان سے ان کی قدر کرتے اکثر موقعوں پر انہیں مشورے میں شامل کرتے علاقہ گلیات توحید آباد میں جب پرانی کوٹھی کو بنام جامعہ سلفیہ وقف کیا گیا تو خاکسار کے ساتھ پروفیسر شاکر صاحب بھی موجود تھے باہمی مشاورت سے شعبہ حفظ کا آغاز کیا گیا جس کے جملہ اخراجات جامعہ سلفیہ کی وساطت سے خرچ ہونے لگے آپ نے اس موقعہ پر نہایت اثر انگیز گفتگو کی جس سے تمام شرکاء بے حد متاثر ہوئے آپ کی رحلت کے وقت میاں نعیم الرحمٰن علاج کی غرض سے برطانیہ گئے ہوئے تھے اور نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکے میں نے فون پر اطلاع دی تو بہت غمگین ہوئے اور بذریعہ فون ان کے بیٹے جمال الدینسے تعزیت کی۔

آپ کی رحلت کی خبر بجلی بن کر گری یقین نہیں آ رہا تھا کہ علامہ شاکر صاحب اس قدر جلد ہم سے بچھڑ جائیں گے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی رحلت کی خبر جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی ہر طرف سے فون آنے لگے مرحوم کے صاحبزادے جمال الدین افغانی سے رابطہ ہوا تعزیت کی انہوں نے بتایا کہ ایک نماز جنازہ اسلام آباد نماز ظہر کے بعد فیصل مسجد میں ہوگا جبکہ دوسرا شیخوپورہ کمپنی باغ میں رات دس بجے ہوگا اور انہوں نے مکلف کیا کہ محترم حافظ مسعود عالم صاحب کو پابند کروں کہ والد گرامی کا جنازہ پڑھائیں جامعہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ وفد کی شکل میں شیخوپورہ پہنچے پہلے گھر گئے تمام اہل خانہ سے تعزیت کی اور پھر جنازہ کے لئے چلے گئے شیخوپورہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران یوتھ فورس کے نوجوانوں کے علاوہ جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان نے مل کر نہایت اعلیٰ انتظامات کئے ہوئے تھے اور نظم وضبط کا مثالی انتظام تھا جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے تمام مکاتب فکر اور جماعتوں کے نمائندہ افراد موجود تھے شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم نے نماز جنازہ پڑھائی اس طرح علم وعمل کا یہ آفتاب شیخوپرہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف کرے نیکوکاروں کے ساتھ انجام فرمائے تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

دہشت گردی کی تازہ لہر

یوں تو پیارا وطن عرصہ دراز سے مشکلات میں گرا ہوا ہے فرقہ واریت' دہشت گردی' سیاسی خلفشار افراتفری' لاقانونیت' معاشی ابتری' مہنگائی' بیروزگاری سے لوگ بے حد پریشان اور مایوس ہیں سابقہ فوجی اور موجودہ سول حکومت بھی کوئی قابل قدر قدم نہ اٹھا سکی لوگوں کو تحفظ امن سکون نہ دے سکی بدامنی'